بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*
**دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت**
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلنشین و دلگداز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 جولائی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل بدری صحابہ کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ تاریخ اور روایات میں بعض صحابہ کے حالاتِ زندگی اور واقعات بڑی تفصیل سے ملتے ہیں لیکن بہت سے ایسے ہیں جن کے بہت ہی مختصر حالات ملتے ہیں۔ لیکن بہرحال جنگ بدر میں شامل ہونے سے ان کا جو مقام ہے وہ تو اپنی جگہ پر قائم ہے۔ اس لئے چاہے چند سطر کا ہی ذکر ہو وہ بیان ہونا چاہئے۔ آج کے لئے جن صحابہ کا ذکر ہونا ہے ان میں بہت سے ایسے ہیں جن کا بہت مختصر ذکر ہے۔

ایک صحابی سبیع بن قیس بن عیشہ ہیں۔ آپ انصاری اور خزرجی تھے۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام خدیجہ بنت عمر بن زید ہے۔ آپ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبداللہ تھا جو بچپن میں فوت ہوگیا۔ حضرت عبادہ بن قیس اور زید بن قیس آپ کے بھائی تھے۔

ایک صحابی حضرت انیس بن قتادہ ہیں۔ غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے۔ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ آپ کی بھی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ایک روایت ہے کہ خنساء بنت خدام بوقت شہادت آپ کے نکاح میں تھیں۔

ایک صحابی حضرت ملیل بن وبرہ ہیں۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو عجلان سے تھا۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ آپ کی اولاد میں زید اور حبیبہ تھیں جن کی والدہ ام زید بنت نزلہ بن مالک تھیں۔ ایک روایت میں لکھا گیا ہے کہ آپ غزوہ بدر اور باقی تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ ایک صحابی حضرت نوفل بن عبداللہ بن نزلہ ہیں۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ شہید ہوئے۔ آپ کی نسل آگے نہیں چلی۔ ایک صحابی حضرت ودیعہ بن عمرو ہیں۔ آپ کا تعلق بنو جہینہ سے تھا جو بنو نجار کے حلیف تھے آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے حضرت ربیعہ بن عمرو آپ کے بھائی تھے۔

ایک صحابی حضرت یزید بن منذر بن سرح ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو خزرج سے تھا اور بیعت عقبی میں شامل ہوئے۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت یزید بن منذر اور عامر بن ربیعہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ کے بھائی ماقر بن منذر بھی بیعت عقبی غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک تھے۔ ایک صحابی ہیں حضرت خوارجہ بن حمیر اشجعی۔ آپ کا تعلق قبیلہ اشجع سے تھا اور قبیلہ بنو خزرج کے حلیف تھے آپ کے بھائی کا نام عبداللہ بن حمیر ہے جو کہ غزوہ بدر میں آپ کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ ایک صحابی حضرت سراقہ بن عمر ہین۔ یہ انصاری تھے۔ ان کی وفات جمادی الاول 8 ہجری میں جنگ موتہ میں ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام عطیلہ بنت قیس تھا اور سراقہ کا تعلق انصار کے معزز قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے نجیہ مولیٰ عمرو اور سراقہ بن عمرو کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ نے غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق اور خیبر میں شرکت کی نیز ان کو صلح حدیبیہ اور عمرۃ القضاء کے موقع پر بھی آنحضرت ﷺ کی رفاقت حاصل رہی۔ حضرت سراقہ بن عمرو ان خوش قسمت صحابہ میں سے تھے جن کو بیعت رضوان میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔

ایک صحابی حضرت عباد بن قیس ہیں۔ ان کی بھی وفات 8 ہجری میں جنگ موتہ میں ہوئی۔ حضرت عباد حضرت ابو درداء کے چچا تھے

حضرت عباد غزوہ بدر احد خندق خیبر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔صلح حدیبیہ میں بھی آپ شریک تھے اور جنگ موتہ میں آپ کی شہادت ہوئی۔ایک صحابی حضرت ابوالزیاح بن ثابت بن نعمانہ ہیں۔ان کی وفات 7 ہجری میں ہوئی۔غزوہ بدر احد خندق اور حدیبیہ میں شریک ہوئے اور غزوہ خیبر 7 ہجری میں شہید ہوئے۔بیان کیا جاتا ہے کہ ایک یہودی نے آپ کے سر پر وار کیا جس سے آپ کا سر کٹ گیا جس سے آپ کی شہادت ہوگئی۔

ایک صحابی حضرت انسہ ہیں۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حبشی غلام تھے۔آپ کا نام انسہ تھا اور ابوانسہ بھی آتا ہے۔بعض کے نزدیک آپ کی کنیت ابومسروح تھی۔حضرت انسہ اسلام کے آغاز میں ہی مشرف باسلام ہوئے اور ہجرت کے زمانہ میں مدینہ گئے اور حضرت سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے اور جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری آپ کا مرغوب مشغلہ تھا۔آپ اس درجہ فرمانبردار تھے کہ ان کے بارے میں آتا ہے کہ جب بیٹھتے تھے تو تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر بیٹھتے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

ایک صحابی حضرت ابوکبشہ سلیم ہیں۔کنیت ان کی ابوکبشہ ہے۔ان کی وفات حضرت عمر کے دور خلافت میں ہوئی۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ فارسی غلام تھے۔آپ بدری صحابی ہیں۔آپ دعوت اسلام کے قریب تر زمانے میں اسلام سے مشرف ہوئے اور ہجرت کی اجازت ملنے پر مدینہ چلے گئے اور بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ہجرت کے بعد مدینہ میں آپ حضرت کلثوم بن الہدم کے ہاں ٹھہرے اور ایک روایت کے مطابق آپ حضرت سعد بن خیثمہ کے پاس ٹھہرے۔حضرت عمر کے خلیفہ مقرر ہونے کے پہلے روز آپ کی وفات ہوئی۔

ایک صحابی حضرت مرصد بن ابی مرصد ہیں۔صفر تین ہجری میں مقام رجیع میں آپ کی وفات ہوئی۔آپ بدری صحابی تھے آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے آپ اپنے والد کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے آپ اسلام کے شروع میں مشرف باسلام ہوئے اور بدر سے قبل ہجرت کر کے مدینہ آ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مؤاخات حضرت اوس بن صامت سے فرمادی۔بدر کے روز یہ گھوڑے پر حاضر ہوئے جس کا نام سبل تھا۔ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ حضرت مرصد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس فوجی دستہ کے سالار تھے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجیع کی طرف روانہ فرمایا تھا اور بعض کا خیال ہے کہ اس دستہ کی کمان حضرت عاصم بن ثابت کے پاس تھی۔

ایک صحابی حضرت ابومرصد بن عاص بن الحسین غنوی ہیں۔ان کی وفات 12 ہجری میں ہوئی۔آپ شام کے رہائشی تھے۔انہوں نے آغاز دعوت اسلام میں ہی اسلام قبول کیا اور ہجرت کی اجازت کے بعد مدینہ آ گئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی حضرت عبادہ بن صامت سے مؤاخات فرمادی۔جب حضرت ابومرصد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بیٹے مرصد نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو دونوں حضرت کلثوم بن الہدم کے پاس ٹھہرے۔حضرت ابومرصد تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر ہوئے۔حضرت ابومرصد کو تاریخ میں یہ مقام بھی حاصل ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتہ نے فتح مکہ سے قبل ایک عورت کے ذریعہ مکہ والوں کو ایک خفیہ پیغام بھجوایا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط کی برآمدگی کیلئے جو دستہ روانہ فرمایا ان میں ایک سوار حضرت ابومرصد تھے۔آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بھی روایت کی ہے۔ان کی وفات حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت میں 12 ہجری میں 66 سال کی عمر میں ہوئی۔

ایک صحابی ہیں حضرت سلیط بن قیس بن عمرو۔ان کی وفات 14 ہجری میں ہوئی۔حضرت سلیط بن قیس اور حضرت ابوسلمی دونوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد خاندان بنوعودی کے عدی بن نجار کے بت توڑ دیئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے

گئے اور آپ کی اونٹنی بنوعدی کے گھر کے پاس پہنچی۔اس وقت حضرت سلیط بن قیس ابوسلیط اور اسیرہ بن ابوخوارجہ نے روکنا چاہا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو کہ اس وقت یہ مامور ہے یعنی جہاں خدا کا منشاء ہوگا وہاں یہ خود بیٹھ جائے گی۔حضرت سلیط بدر اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔جنگ جسر ابی عبید میں 14 ہجری کو حضرت عمر کے عہد خلافت میں یہ شہید ہوئے۔

ایک صحابی حضرت مجذر بن زیاد ہیں۔غزوہ احد میں ان کی شہادت ہوئی۔مجذر آپ کا لقب تھا اس کا مطلب ہے موٹے جسم والا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مجذر اور عاقل بن بکیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔حضرت مجذر غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبختری کو قتل کرنے سے منع فرمایا تھا کیونکہ مکہ میں اس نے لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے سے روکا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل نہیں کرنا اور وہ خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اس معاہدے کے خلاف کھڑے ہوئے تھے جو قریش نے بنو ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف کیا تھا۔حضرت مجذر ابوبختری سے ملے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تمہارے قتل سے روکا ہے۔ابوبختری کے ساتھ اس کا ایک ساتھی بھی تھا۔ابوبختری نے کہا کہ میرے ساتھی کے بارے میں کیا حکم ہے۔حضرت مجذر نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم تمہارے ساتھی کو نہیں چھوڑیں گے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صرف تمہارے اکیلے کے متعلق حکم دیا ہے۔اس نے کہا کہ پھر ہم دونوں اگر مریں گے تو اکٹھے مریں گے۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ مکہ کی عورتیں یہ بیان کرتی پھریں کہ میں نے اپنی زندگی کی خاطر اپنے ساتھی کو چھوڑ دیا۔پھر وہ دونوں ان سے لڑائی کے لئے تیار ہو گئے۔مجذر نے اسے قتل کر دیا۔حضرت مجذر کی اولاد مدینہ اور بغداد میں موجود تھی۔ابی واعظہ سے مروی ہے کہ شہدائے احد کے جو تین آدمی ایک قبر میں دفن کئے گئے تھے وہ مجذر بن زیاد۔نعمان بن مالک اور عبدہ بن حساس تھے۔

حضرت حباب بن منذر بن جموح ایک صحابی ہیں۔حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔حضرت حباب بن منذر غزوہ بدر احد خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور موت پر آپ سے بیعت کی۔جنگ بدر میں جس جگہ اسلامی لشکر نے ڈیرہ ڈالا تھا اس کے متعلق حضرت حباب بن منذر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیا خدائی الہام کے تحت آپ نے یہ جگہ پسند کی ہے یا محض فوجی تدبیر کے طور پر اختیار کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی خدائی حکم نہیں ہے تم نے اگر کوئی مشورہ دینا ہے تو دو۔اس پر حضرت حباب بن منذر نے عرض کیا تو پھر میرے خیال میں یہ جگہ اچھی نہیں ہے بہتر ہوگا کہ آگے بڑھ کر قریش سے قریب ترین چشمہ پر قبضہ کر لیا جائے۔میں اس چشمہ کو جانتا ہوں اس کا پانی بھی اچھا ہے اور عموماً کافی مقدار میں ہوتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور چونکہ ابھی تک قریش ٹیلے کے پرے ڈیرہ ڈالے پڑے تھے اور یہ چشمہ خالی تھا مسلمان آگے بڑھ کر اس چشمہ پر قابض ہو گئے۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور فرمایا کہ صحیح رائے یہی ہے جس کا حضرت حباب بن منذر نے مشورہ دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَے حباب تم نے عقل کا مشورہ دیا۔غزوہ بدر میں خزرج کا جھنڈا حضرت حباب بن منذر کے پاس تھا۔حضرت حباب بن منذر کی عمر 33 سال تھی جب غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مخبروں سے لشکر قریش کے قریب آجانے کی اطلاع موصول ہوئی تو آپ نے حباب بن منذر کو روانہ فرمایا کہ وہ جا کر دشمن کی تعداد اور طاقت کا پتا لائیں۔حباب خفیہ خفیہ گئے اور نہایت ہوشیاری سے تھوڑی دیر میں ہی واپس آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سارے حالات عرض کر دیئے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قریظہ اور یوم النضیر کے موقع پر آپ کے مشورہ پر عمل کیا۔حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

حضرت حباب بن منذر سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ان دو باتوں میں سے کون سی آپ کو زیادہ پسند ہے یہ کہ آپ دنیا میں اپنے صحابہ کے ساتھ رہیں یا یہ اپنے رب کی طرف ان وعدوں کے ساتھ لوٹیں جو اس نے نعمتوں والی جنتوں میں قائم رہنے والی نعمتوں کا آپ سے وعدہ کیا ہے۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ بتاؤ تم کیا مشورہ دیتے ہو تو صحابہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ہمیں یہ بات زیادہ پسند ہے کہ آپ ہمارے ساتھ ہوں۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حباب بن منذر کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم نہیں بولتے۔کہتے ہیں میں نے اس پر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول جو آپ کے رب نے آپ کے لئے پسند فرمایا ہے وہ اختیار کریں۔پس آپ نے میری بات کو پسند فرمایا۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت رفاع بن رافع بن مالک بن عجلان۔یہ انصاری ہیں۔ان کی وفات حضرت امیر معاویہ کی امارت کے ابتدائی ایام میں ہوئی۔تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔آپ کے دو بھائی، خلاد بن رافع اور مالک بن رافع بھی غزوہ بدر میں شامل تھے۔حضرت معاذ نے اپنے باپ حضرت رفاع بن رافع سے روایت کی ہے اور ان کے باپ اہل بدر میں سے تھے انہوں نے کہا کہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ مسلمانوں میں اہل بدر کو کیا مقام دیتے ہیں۔آپ ﷺ نے جواب دیا کہ بہترین مسلم۔حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اور اسی طرح وہ ملائکہ بھی افضل ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک واقعہ کی مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت عمرو بن عاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ عمار بن یاسر کو باغی گروہ قتل کرے گا اور حضرت عمار کو شہید کرنے والے حضرت امیر معاویہ کے فوجی تھے اس پر بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ جب یہ باغی گروپ میں تھے تو پھر ان کا نام اتنی عزت سے کیوں لیا جاتا ہے اور حضرت امیر معاویہ کو بھی جماعت کے لٹریچر میں ایک مقام ہے۔پہلی بات تو یہ کہ صحابہ کا جو مقام ہے ہمارا کام نہیں کہ ہم کہیں کہ یہ بخشا جائے گا اور یہ نہیں بخشا جائے گا۔ایک روایت ہے ابوضحیٰ سے مروی ہے کہ عمرو بن شرحبیل ابومیسرۃ نے جو حضرت عبداللہ بن مسعود کے فاضل شاگردوں میں سے تھے خواب میں دیکھا کہ ایک سرسبز باغ ہے جس میں چند خیمے نصب تھے ان میں حضرت عمار بن یاسر بھی تھے اور چند اور خیمے تھے جن میں ذوالقلاع تھے تو ابومیسرۃ نے پوچھا یہ کیسے ہو گیا کہ ان لوگوں نے تو باہم قتال کیا تھا جنگ کی تھی جواب ملا کہ ان لوگوں نے پروردگار کو واسع المغفرۃ یعنی بہت بڑا بخشش والا پایا ہے اس لئے اب وہاں اکٹھے ہو گئے۔پس یہ معاملات اب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں ان معاملات اور اختلافات کو ہمارا کام نہیں کہ اپنے دلوں میں جگہ دیں اسی وجہ سے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہوتا چلا گیا اور اس کا نتیجہ ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں۔یہ باتیں ہمارے لئے بھی سبق ہیں کہ ان باتوں کو دلوں میں لانے کی بجائے وحدت پر قائم ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ ایک رہیں اور وحدت پر قائم رہیں اور نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

| Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 6th - July - 2018 |
|---|
| **BOOK POST (PRINTED MATTER)**<br>To ......................................................................<br>......................................................................<br>......................................................................<br>...................................................................... |
| **From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar**<br>**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB** |